[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شیعوں کی مغفرت کا یہ سب انتظام تھا
کرتے تھے صبر و شکر انہیں کا یہ کام تھا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
روشن چراغ کعبۂ دین رسولؐ تھے
باغ مرادِ قبلۂ اول کے پھول تھے

جزو دہم

در حال حضرت امام رضا علیہ السلام

مطلع

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لاریب مثل باقرؑ و جعفرؑ غیور تھے
قائم مقام حضرت کاظمؑ حضور تھے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھا حلم کاظمی شہ عالی جناب میں،
دل میں جو روشنی تھی نہیں آفتاب میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھے ورثہ دار طالع بیدار پنجتنؑ
روشن ضمیر مطلع انوار پنجتنؑ

۱۳۱۲ھ

[illegible] جو [illegible] سب کے لیے
[illegible] سب کے لیے
[illegible] عالم آرا سب کے لیے
[illegible] سب کے لیے

نقل تھا عجیب عابد و ساجد حضور ہیں
کعبے کی جان روح مساجد حضور ہیں

۱۳۱۵ھ

صبر و رضا و [illegible] و وفا [illegible]
شان [illegible] علم و عمل [illegible]
جرأت جلال [illegible]
عصمت حیا [illegible]

تھی کونسی صفت جو نہ تھی نیک ذات میں
سب حسن جمع ہو گئے تھے ایک ذات میں

۱۳۱۴ھ

[illegible] رضا کی [illegible] دی
[illegible] دی
[illegible] دی
[illegible] دی

ہمنام آپ نام خدا اس ولی کے تھے
یہ بھی علی خلیفۂ برحق نبی کے تھے

۱۳۱۶ھ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھا اختیار سب کے تغیر کا شاہ کو
تابع کیا تھا حق نے سفید و سیاہ کو

۱۳۱۷ھ

[illegible]
[illegible] ابر عطا [illegible]
[illegible]

آب دہن سے خشک شجر سبز ہو گئے
تختے زمین شور کے سرسبز ہو گئے

۱۳۱۸ھ

[illegible] سلیمان با کمال
[illegible] ذوالکفل [illegible]
[illegible]
[illegible] ذوالجلال

ہر اک نبی کو سرور عادل عزیز تھے
اللہ کے کرم سے یہ ہر دل عزیز تھے

www.emarsiya.com

۱۳۱۷

اعجازِ انبیائے سلف سب اٹھائے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

در ذات ایک حالتِ نورِ الٰہ تھی
عالم کے ذرّے ذرّے پہ ہر دم نگاہ تھی

۱۳۱۸

[illegible] بارگاہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] نگاہ

مژدہ دیا مجھے تری عزت بڑھاتے ہیں
چل میرے ساتھ سرورِ عالم بلاتے ہیں

۱۳۱۹

[illegible]
[illegible] امت کے غم میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہشتم وزیرِ شاہ و بشیر و نذیر تھے
سلطانِ عصر مثلِ جنابِ امیر تھے

۱۳۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انگور تجھ سے مانگے ہیں تیرے غلام نے
میں نے کہا کہ ہاں تو کہا دیکھ سامنے

۱۳۲۱

[illegible]
کہنا ہے وہ کہ سجدے میں ہے قبلۂ زماں [illegible]
ہیں حضرتِ امام رضا [illegible]
منظور تھی زیارتِ مولائے انس و جاں

میرا غلام راہ میں بیمار ہو گیا
قسمت کے ہیر پھیر سے ناچار ہو گیا

۱۳۲۲

[illegible] سرسبز باغ
[illegible] آسماں [illegible] باغ
[illegible] عشق [illegible] داغ
[illegible] چراغ

ذرّوں کی ضو پہ نیّرِ اعظم نثار ہے
زرریز ہیں درخت زمیں زرنگار ہے

www.emarsiya.com

۱۳۲۳

لالے میں جو ضیا ہے جو ہے یاسمن میں نور
دُرِّ عدن میں وہ ہے نہ لعلِ یمن میں نور
اوجِ ہوا پہ نور ہے صحنِ چمن میں نور
پھیلا ہے شمعِ سرو کا ہر انجمن میں نور

چکرا گئی عقل بجلیاں ایسی چمک گئیں
نرگس کا جلوہ دیکھ کے آنکھیں جھپک گئیں

۱۳۲۴

خوش رنگ خوش مزاج خوش آواز سربلند
فیضِ قدم سے رتبۂ دیوار و در بلند
سرعت کا نام کرتے تھے وہ تیز پر بلند
ہوتے تھے مثلِ نالۂ مرغِ سحر بلند

اُلفت سے اُنکے گرد صبا گھومنے لگی
جس شاخ پر وہ بیٹھ گئے جھومنے لگی

۱۳۲۵

محوِ نگاہ منشیٔ قدرت پہ ہوشیار
کس رنگ میں کیا خطِ گلزار آشکار
بادِ صبا نے کھول دیا دفترِ بہار
چہرے گلوں کے درج ہیں خارج ہے نامِ خار

فرماں نئے لکھے گئے ہیں رنگِ باغ سے
ظاہر نشانِ مُہر ہیں لالے کے داغ سے

۱۳۲۶

کوئی تو گل کھلا ہے کہ باقی نہیں شکیب
بیتاب ہو کے جاتا ہے پانی سوئے نشیب
سبزہ روش کا حسن ہے ہر یک چمن کی زیب
پرتو فگن ہیں صحن میں اشجارِ دلفریب

میوہ وہ کونسا ہے جو رشکِ قمر نہیں
دل عاشقوں کے لٹکے ہوئے ہیں ثمر نہیں

۱۳۲۷

ہنستے ہوئے وہ نخل وہ اُڑتے ہوئے طیور
منقاروں کا وہ رنگ وہ اُنکے پروں کا نور
آنکھوں سے آشکار خمارِ مئے سرور
وہ شوخیٔ نگاہ کرشموں کا وہ ظہور

کلیاں ہیں تیرِ عاشقِ بے پر کے واسطے
چُھریاں ہیں اُنکے پر دلِ مضطر کے واسطے

۱۳۲۸

بے چین ہو گیا وہ ہوا خواہِ پنجتن
پڑھتا ہوا درود ہوا داخلِ چمن
وہ جوشِ گل وہ سنبل و ریحاں کا بانکپن
تھالوں میں جن کے قلزمِ رحمت تھا موجزن

دل نے کہا نمونۂ باغِ ارم یہ ہے
اک شاخِ معجزاتِ امامِ اُمم یہ ہے

www.emarsiya.com

۳۳۰

[illegible] صبح کے دندان سے نظر آئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دانتوں سے موتیوں کی جھلک آشکار تھی
تسبیح خواں اُنہیں پہ نسیمِ بہار تھی

۳۳۱

جنّت کا باغ خلد کا دیکھا جو افتخار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باغِ نبیؐ کے پھول سے وہ خوش عمل ملا
کہتا تھا شاہِ دیں کی محبت کا پھل ملا

۳۳۲

[illegible] دار السلام سے
[illegible]
[illegible]

با یار رفیقوں نے بھی عطیہ حضور کا
شیرے ہیں ذائقہ تھا شرابِ طہور کا

۳۳۳

نکلے تو قافلہ ہوا [illegible] رواں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مشتاقِ صحبتِ شہِ ابرار کر دیا
اک قافلہ کو یٰسں نے تیار کر دیا

۳۳۴

بغداد سے چلا [illegible] جناب
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پروانے اُس چراغِ حرم کیطرف چلے
برسوں کے پیاسے ابرِ کرم کیطرف چلے

۳۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بلبل تھے رخ کئے ہوئے گلزار کی طرف
دل جا رہے تھے کوچۂ دلدار کیطرف

۱۳۱

پیدا سخن جو وارثِ ختمِ زمن ہوئے
آنکھیں سب کھلیں زبانیں زبان نور کی ہوئے
پہنچا ہے آپ شانِ رسالت عیاں ہوئے
روشن تھی بزم بزمِ امامت کے سامنے

ضو دے رہا تھا سر پہ عمامہ جناب کا
قرآں پہ جلوہ گر تھا ورق آفتاب کا

۱۳۲

وہ مسندِ نبی پہ نشست اور دل کا دبدبہ
خواں اشتیاق سے سنے اور سمن عبا
ہر اک مسلمان کی طرح آنکھیں وا
وہ علم جلوہ گر تھا کہ عزت ہو جس سے وا

بو باس گل سے جسم میں باغ جناں کی تھی
کیا شان حسن کی چمن بے خزاں کی تھی

۱۳۳

وہ لطف کی نگاہ وہ چتون کے حال پر
[illegible] جواب تھا وہ نرالے سوال پر
حضرت وجد کرتے تھے طرزِ مقال پر
قربان ہوتے جاتے تھے امام اس جمال پر

ہر بات لیکے حسن کا پہلو نکلتی تھی
گویا دہن کے غنچہ سے خوشبو نکلتی تھی

۱۳۴

وہ ذوق سامعین کا وہ لذتِ مقال
نظر اکبر بھی عزت نظر کا وہ حال
مضمون وہ نہ پیچے ہوں سامعین طال
انداز زباں پہ فصاحت کی تھی جلال

منھ نور کا برستا تھا الفاظ خوب سے
ہر جملہ پاک و صاف تھا جملہ عیوب سے

۱۳۵

لب تھا زباں سعود سے جو تھا طلب کا التزام
ایسے سخن کی صفت میں عرب نیک نام
الا سبحان کہ اکبر کے ہیں کہ اکا ارزام
جیسے کا بھی دور میں ہیں وہ فصاحت تمام

یہ کہنا تھا کہ راز نہفتہ نظر پڑا
تھا جس چمن کا ذکر شگفتہ نظر پڑا

۱۳۶

اس باغ نظم سے کہ جو غنچے کھلا دیے
اس نے ہر فیض نور کی نہر لہرا دیے
الا سبحان کہ پھول تھا ہر اک نئی بہار
آنکھوں سے دل کی مصیبت کی گل کی جا دیے

آجائے پھر بہشت کی خوشبو دماغ میں
طبع رواں ٹہلنے لگے صحنِ باغ میں

شعر تقریر و دود و دل دماغ ہوا
علمِ اکبر کا وہ انصاف ملاحظہ ہو

www.emarsiya.com

۱۳۲۲ھ

یا رب فضائے گلشن مضمون دلپذیر ہو
طرزِ سخن دکھائی دے [illegible] نظیر ہو
[illegible] سے مستنیر ہو
[illegible] جہاں سے بلند تر ہو

ہو جائے وصفِ باغ سے تازہ بہارِ نظم
ہر رنگ کے ہوں پھول سرِ شاخسارِ نظم

۱۳۲۲ھ

ہر پھل صدیقۂ ایماں سے ہو سرور
اے خانۂ چمن [illegible] سے کیا ہو دور
[illegible] فردوس کا ظہور
[illegible] ساوات [illegible]

غل ہو عجیب باغ ہے کیا عندلیب ہے
رضوی چمن میں نغمہ سرا عندلیب ہے

۱۳۲۲ھ

[illegible] گلشن اعجاز کی بہار
[illegible] بار بار
[illegible] پھول [illegible] ہزار
[illegible] گلاب کا ہار

بالائے شاخ کھل کے چمکنا گلاب کا
ہے کہکشاں کے ہاتھ میں پھول آفتاب کا

۱۳۲۵ھ

[illegible] شان نظر جھوم رہی ہے
[illegible] سر ابر پری ہے
[illegible] پھول نظر رنگ ہی ہے
[illegible] بلبل نغمہ سنج ہی ہے

جلوے نگاہِ اہلِ نظر میں تلے ہوئے
غنچوں کے سر پہ چتر گلو کے کھلے ہوئے

۱۳۲۱ھ

وہ گل [illegible] سے ازل کی [illegible]
[illegible] مشتری کا قران
[illegible] ہوا [illegible]
[illegible] آراستہ ہم

سکہ رواں ہے ملکِ عدیم المثال ہیں
کرتے ہیں راج کشورِ حسن و جمال ہیں

۱۳۲۶ھ

[illegible] شاخ حسن کی [illegible] بہار سے کھل
[illegible] کے [illegible] رنگ کی سے کھل
[illegible] ہیں [illegible] سے کھل
[illegible] نغمہ ہزار سے کھل

ہر غنچہ ایک کنگرہ ایوانِ حسن کا ہے
ہر برگ اک چمن ہی گلستانِ حسن کا

۱۳۴۸

پھولے ہوئے وہ نخل لبِ نہر بے حساب
غنچوں سے چشمِ ناز لڑائے ہوئے سحاب
موجوں کا مثلِ گیسوئے پرخم وہ پیچ و تاب
جنکی ادا کا سنبلِ تر دیتا ہے جواب

دیکھا نہیں کسی نے بہار شباب میں
عشق آزما وہ رنگ ہے سبزے کے خواب میں

۱۳۴۹

خورشید کی تپش کا زمیں پر اثر نہیں
لرزاں خزاں کے خوف سے کوئی شجر نہیں
بجلی ہے کس کا نام انہیں کچھ خبر نہیں
صرصر کا کوچۂ رگِ گل میں گذر نہیں

مکر و فریب و ظلم کو پہچانتے نہیں
بھولے ہیں ایسے پھول کہ کچھ جانتے نہیں

۱۳۵۰

نہریں وہ پاک و صاف و شفاف کیاریاں
موجیں سکھائیں عاشقوں کو بیقراریاں
صحنِ چمن میں آئی ہیں کن کی سواریاں
وہ خوش نما شگوفوں کی رنگیں عماریاں

پردہ نشیں کہاں کے یہ تشریف لائے ہیں
کس ملک سے عرب کی ہوا کھانے آئے ہیں

۱۳۵۱

اب وہ ہوا لطیف نہیں نام کو فساد
ہوتا ہے مومنین میں جس طرح اتحاد
محکم جڑیں درختوں کی فولاد سے زیاد
مضبوط جیسے شیعۂ حیدر کا اعتقاد

حبِ نبی و الفتِ آلِ رسول سے
سب ہیں درست و چست فروع و اصول سے

۱۳۵۲

میوے نفیس نور کے سانچے میں ہیں ڈھلے
پھیلی ہے چاندنی سی ہر اک نخل کے تلے
اس معجزے سے بڑھ گئے شیعوں کے ولولے
لیس اور انس کے سب نقا وجد میں چلے

شاخیں خود ان کی سمت جھکیں ہاتھ جوڑ کر
کھائے طرح طرح کے ثمر توڑ توڑ کر

۱۳۵۳

پہنچے ہنسی خوشی طرف حضرتِ رضا
محبوبِ حق کے میوۂ دل پر ہوئی فدا
تھا مخزنِ کمال گلِ باغِ مرتضیٰ
افسوس ایسے شاہ سے باغی نے کی دغا

کس وقت مطمئن ہوئے راحت کہاں ملی
مامون کے ستم سے نہ شہ کو اماں ملی

www.emarsiya.com

۱۳۵۳

دشمن کا قصد جاں پہ ہے [illegible]
کہنے لگا کہ حال اپنا [illegible]
آیا تھا کوئی شخص [illegible]
بولا وہ جب حضور امام [illegible]

کی عرض خدمت شہ عالی جناب میں
دیکھا ہے میں نے اپنے پیمبر کو خواب میں

۱۳۵۴

[illegible] زیارت [illegible]
[illegible]
لاکھوں اگر ہوں [illegible]
[illegible]

داخل نہ ہو بہشت میں یہ کوئی بات ہے
جب ہم ہوئے شفیع تو اس کی نجات ہے

۱۳۵۵

جاری زبان پر ختم رسل [illegible] سخن
[illegible]
جب دفن ہوگا [illegible] بدن
[illegible] وطن

رخنہ پڑے گا بدعت اعدا سے دین میں
اختر مرا چھپیگا تمہاری زمین میں

۱۳۵۶

[illegible] ذوالجلال
[illegible] جلال
[illegible] مجال
[illegible]

کچھ شک نہیں ہے اے عجمی تیری خواب میں
وہ مرثیہ نبی نے پڑھا میرے باب میں

۱۳۵۷

[illegible] نے دیا جواب
[illegible]
[illegible]
[illegible] جناب

میں نجم آفتاب رسالت ہوں یا نہیں
میں اختر سپہر امامت ہوں یا نہیں

۱۳۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تربت چھٹے گی مجھ سے خدا کے حبیب کی
ملک عجم میں قبر بنے گی غریب کی

۱۳۶۰

وہ وقت آگیا جسے شہ کر گئے تھے بیاں
قائم ہوئی خلافت مامون بدگماں
لشکر سیاہ قلب کا ہونے لگا رواں
لیکن حجازیوں پہ اطاعت ہوئی گراں
ناقص یہاں حکومت بدذات ہو گئی
برگشتہ اک جماعت سادات ہو گئی

۱۳۶۱

یہ لوگ بھی تھے حرص خلافت میں مبتلا
لڑنے پہ مستعد ہوئے مامون ڈر گیا
اپنے وزیر سے جو کیا اُس نے مشورا
ٹھہری صلاح آئیں اگر حضرت رضاؑ
کردے امیر اپنا ولیعہد شاہ کو
قبضے میں کرے شیعوں کے پشت و پناہ کو

۱۳۶۲

جب دیکھیں گے ہوئے ہیں ولیعہد شاہ دیں
پھر ساکن حجاز نہ کھینچیں گے تیغ کیں
سمجھا اسی میں خیریت اپنی وہ بد یقیں
خلوت میں خیرخواہوں سے کہنے لگا لعیں
قائم رہیگا ملک مرا اس قرینے سے
سمجھا بجھا کے لاؤ رضاؑ کو مدینے سے

۱۳۶۳

پہنچے امام عصر کی خدمت میں اہل شر
ترغیب دی عجم کی طرف کیجیے سفر
راضی مگر نہ ہوتے تھے سلطان بحر و بر
انکار آپ کرتے تھے اصرار بد گہر
حجت تمام کرکے جو ناچار ہو گئے
مثل حسینؑ کوچ پہ تیار ہو گئے

۱۳۶۴

پھر زیست گئی رسولؐ کے روضہ کی زیب و زین
زینب کو یاد آ گئی مظلومی حسینؑ
رونے لگی زمین ہوا نے کیے یہ بین
مرنے چلا ہے سات اماموں کا نور عین
تقدیر دولت شہ لولاک لے چلی
گھر سے کہاں کدھر کشش خاک لے چلی

۱۳۶۵

پھر وداع قبر نبیؐ پر گئے امامؑ
آنسو ٹپک پڑے جو کیا آخری سلام
جنبش میں آگئی لحد سید انامؐ
فریاد کی رضاؑ نے کہ جاتا ہے یہ غلام
کیونکر پڑیگا چین مجھے اس فراق میں
کاہیکو اب میں آؤنگا شہ کے رواق میں

www.emarsiya.com

۱۳۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجبور صورتِ خلفِ بو تراب ہوں
مولا مرے مسافر پا در رکاب ہوں

۱۳۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو آج بھی سنے گا منہ اشکوں سے دھوئے گا
ہر اہلِ دل رضا کی غریبی پہ روئے گا

۱۳۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گرتی تھی برق خرمنِ صبر و قرار پر
پھر آئے تھے حبیبِ خدا کے مزار پر

۱۳۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میت سمجھ کے خاک اُڑا دو بکا کرو
تم میرے سامنے مرا ماتم بپا کرو

۱۳۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیوار و در کو دیکھ کے حضرت نے آہ کی
حسرت سے اہلبیت کی جانب نگاہ کی

۱۳۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دل پر اٹھا کے صدمۂ تازہ نکل گئے
گھر سے امام مثلِ جنازہ نکل گئے

www.emarsiya.com

۱۳۶۲

اک شخص نے کہا کہ مبارک ہو یہ سفر
فرمایا تہنیت سے ہے ٹکڑے مرا جگر
چھوٹی غریب سے لحد سید البشر
کیسی سلامتی ترے دل کو نہیں خبر

مٹی جہاں کی ہے وہیں یثرب سے جائیں گے
گھر میں سنائی آئے گی اب ہم نہ آئیں گے

۱۳۶۳

ملکر پسر سے روئے بہت حضرت رضاؑ
اہلِ وطن بھی جمع تھے رخصت کو جابجا
ناقے پہ جب سوار ہوا کل کا رہنما
اشکوں کا سب نے راہ میں چھڑکاؤ کر دیا

گریاں تھی کبھی صورت ابر بہار تھے
منہ دیکھ کر پسر کا رضا بے قرار تھے

۱۳۶۴

یثرب کے سفر سے مدینہ کا تھا جو طور
بالکل وہی تھا حشر وہی رنج و غم کا دور
ہے اتنا فرق صاحب ماتم کریں جو غور
شانِ حسینؑ اور رضاؑ کی تھی شان اور

یثرب سے جب سفر ہوا زہرا کے لال کا
ہمراہ قافلہ تھا محمد کی آل کا

۱۳۶۵

عباسؑ باوفا سا علمدار نامدار
قاسمؑ سا لالہ رخ علی اکبرؑ سا گلعذار
وہ صف شکن عزیز وہ اصحاب سرگذار
پہنے ہوئے کفن شہِ عالم کے جاں نثار

تیار جان دینے پہ حضرت کے واسطے
بچے بھی ہم رکاب تھے نصرت کے واسطے

۱۳۶۶

تھی عترت رسول خدا زیب کارواں
ہر رنج میں شریک شہنشاہ انس و جاں
بیکس رضاؑ کے پاس یہ ساماں تھا کہاں
خود اس قلق میں شاہِ شہیداں ہیں نوحہ خواں

بھائی کے ساتھ زینب کبریٰ سفر میں تھیں
خواہر رضاؑ کی حضرت معصومہ گھر میں تھیں

۱۳۶۷

مظلومی حسینؑ کی کچھ انتہا نہیں
لیکن غریب کوئی رضاؑ سے سوا نہیں
انکا بھی غم حسینؑ کے غم سے جدا نہیں
منصف کہیں محل ہے یہ رونے کا یا نہیں

تنہا سدھارے قبر میں سونے کے واسطے
کوئی نہ تھا جنازہ پہ رونے کے واسطے

www.emarsiya.com

مطلع ۱۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہر ذرّے سے عیاں ہوئے آثار درد کے
یثرب کا رنگ اڑ گیا پردے میں گرد کے

۱۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اے گوہرِ عجیب شہِ قلعہ گیر کے
بے ہے غریب لال جنابِ امیرؑ کے

۱۴۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آئی خزاں سیاہ ہوئے سبزہ زارِ ملک
ہمراہِ بادشاہ سدھاری بہارِ ملک

۱۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
چشمے جو سرد رہتے تھے محرور ہو گئے
پُرآب چاہ غیرتِ ناصور ہو گئے

۱۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خاکستری زراعتِ دشت و جبال تھی
اوج ہوا سے ریزشِ گردِ ملال تھی

۱۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گلبن سے یہ اشارہ تھا انگشتِ خار کا
رخ اس طرف ہے رحمتِ پروردگار کا

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۱۳۸۴ھ

صحن عطا ہوا وہ خراساں کی عطر بیز
وہ پیاری فصل جس سے کبھی کو ہو گریز
گرمی تھی سنگِ راہ نہ سردی میں تھی تیز
عنبر فشاں تھی خاک پہ کہسار برف ریز

افسردگی کا نام نہ سوز و گداز کا
بزدوں نے بنکے شکر کیا کارساز کا

۱۳۸۵ھ

بوالعجب شانِ بشریت غفور کی
پھیلے گی دشت و در میں ضیا شمعِ طور کی
جلوے سے نورِ حق کے زمیں ہوگی نور کی
مشہد میں آرہی ہے سواری حضور کی

اس سرزمیں پہ آئے ہیں کس شاہ کے قدم
مختارِ تاج و تختِ یداللہ کے قدم

۱۳۸۶ھ

اے طوس اپنے اوج پہ زیبا ہے تجھ کو ناز
تیری طرف رجوع ہوا قبلۂ حجاز
وہ بادشاہ جو ہے دو عالم میں سرفراز
جھکتے نیاز مند ہیں خاصانِ بے نیاز

دربار ہوگا یاں شہِ عالی مقام کا
مجرائی لطف پائینگے دارالسلام کا

۱۳۸۷ھ

آرام اس زمیں پہ کرے گا شہِ زماں
تعمیر ہوگا روضۂ تاجِ سرِ جناں
آئینگے اذن پڑھتے ہوئے شہ کے زیردل
جیسے چمن میں غولِ عنادل کے ترزباں

جانبخشِ خلق ہوگی فضا صحنِ پاک کی
وہ تازہ گل کھلائے گی تاثیر خاک کی

۱۳۸۸ھ

اے سطحِ خاک پھرتے ہیں دن یاد رکھ اسے
نزدیک ہے کہ دیکھنے والے کا دل پسے
معلوم اس طلا کا شرف ہے الٰہی کے
معراج ہوگی گنبدِ پر نور پر جسے

اک شمس کچھ دنوں میں نمودار ہوئیگا
وہ شمسۂ طلا ہے جو تیار ہوئے گا

۱۳۸۹ھ

بدخواہ رکھ سکیں گے نہ ان پر حروف حرف
جو بارگاہِ شہ کی عمارت میں ہوں گے صرف
بڑھ بڑھ کے ذرے پائینگے شمس الضحیٰ کا ظرف
سنگ و کلوخ ہونگے سفیدی میں رشکِ برف

رحمت محیط ہوگی جوارِ حضور میں
ظلمت کا نام ڈوبے گا دریائے نور میں

۱۳۹۰

وہ بچپنا [illegible] زمانہ [illegible] سماں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ بحرِ نور موجزن اے چرخ ہو ئیگا
تو جس میں اپنی چادرِ مہتاب دھو ئیگا

۱۳۹۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حوریں بچھا کے نرگسی آنکھیں نثار ہوں
پلکوں کے فرش رشک دہ سبزہ زار ہوں

۱۳۹۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایماں پکاریگا کہ یہ میرا خزینہ ہے
سینہ ضریحِ پاک - لحدِ علم سینہ ہے

۱۳۹۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کعبے کو یاد آ گئے مہمانِ کربلا ؎
وہ بیکسی وہ رخصتِ سلطانِ کربلا

۱۳۹۴

[illegible] انجمن
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایسے کہاں مسافرِ آفت نصیب ہیں
بیکس کے یادگار رضا ئے غریب ہیں

۱۳۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بولی زمیں کہ آپ دو عالم کی جان ہیں
نقشِ قدم نہیں برکت کے نشان ہیں

www.emarsiya.com

۱۳۹۶ھ

جس شہر کی ہوا شہِ عالم کو بھا گئی
رفعت وہ خاک ملکِ سلیماں کی پا گئی
جس قریہ میں سواریِ شاہِ ہدیٰ گئی
بو باس اُس سے شہرِ پیمبرؐ کی آ گئی

جس کوہ پر قدم گئے عرشِ بریں بنا
جس بن میں تھم گئے ہ چمن عنبریں بنا

۱۳۹۷ھ

عاجز شناسِ شاہ میں ہے عقلِ پختہ کار
اعجاز چار سو ہوئے دشت میں آشکار
پہنچے کسی پہاڑ پہ اک دن بصد وقار
چہرے کی ضو سے آئی نظر شانِ کردگار

ہر خارِ نخلِ نور تھا اپنے مقام پر
ہر سنگ کوہِ طور تھا اپنے مقام پر

۱۳۹۸ھ

اک مردِ باخدا کا سرِ کوہ تھا مقام
مسکن تھا غار طاعتِ معبود سے تھا کام
مقبولِ رب۔ مطیعِ نبیؐ۔ عاشقِ امامؑ
تسبیح ہاتھ میں تھی زباں پر خدا کا نام

دل تھا رجوع شرع کے آئین کی طرف
دنیا کی سمت پشت تھی رخ دین کی طرف

۱۳۹۹ھ

سجدوں سے نیلگوں تھی جبیں چہرے پر تھی گرد
معشوقِ لم یزل کی محبت کا دل میں درد
جنت کے سبزہ زار کی فرقت میں رخ تھا زرد
کوثر کے اشتیاق میں بھرتا تھا آہِ سرد

آنکھوں سے حق کی یاد میں آنسو نکلتے تھے
سینے سے دردِ عشق کے پہلو نکلتے تھے

۱۴۰۰ھ

جاگیر کی ہوس نہ اُسے خواہشِ بیوت
روزی رساں فقیر کو پہنچا رہا تھا قوت
اعضا کی لاغری سے ریاضت کا تھا ثبوت
کاہیدہ تھیں رگیں صفتِ تارِ عنکبوت

دل بیقرار الفتِ دارالقرار میں
دم بھر رہا تھا احمدِ مرسلؐ کا غار میں

۱۴۰۱ھ

واقف ہوا ورودِ شہِ نامدار سے
مولا کا حق شناس نکل آیا غار سے
جس طرح تازہ رنگ حجاب بہار سے
خوشبو کسی ولیِ خدا کی مزار سے

گلچینِ صحنِ گلشنِ ایماں نکل پڑا
دروازۂ بہشت سے رضواں نکل پڑا

www.emarsiya.com

۲۰۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دل ہے غنی کرم سے جنابِ امیرؑ کے
دعوت ہے بادشاہ کی گھر میں فقیر کے

۲۰۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے چار پانچ شخصوں کی جا تنگ غار میں
کیونکر سما سکیں گے ہم اتنے حصار میں

۲۰۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اُس غار میں سما گئے مہماں سیکڑوں
جس طرح ایک دل میں ہوں ارمان سیکڑوں

۲۰۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رزاقِ خلق دافعِ اندوہ و یاس ہے
جو رزق تیرے پاس ہے لا کیوں اُداس ہے؟

۲۰۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حصے عطا کیے جو امامِ انام نے
خوش ہو کے اُس نے رکھ دی غذا سب کے سامنے

۲۰۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سینے میں علم خاتمِ پیغمبراں کا ہے
تو جانشین قاسمِ رزقِ جہاں کا ہے

www.emarsiya.com

۱۰۹

[illegible]

سلطانِ دیں معہ رفقا اُترے کوہ سے
مرکب پہ جلوہ گر ہوئے شان و شکوہ سے

۱۱۰

[illegible]

جنگل سے نکلے چند ہرن دوڑتے ہوئے
آئے قریبِ شاہِ زمن دوڑتے ہوئے

۱۱۱

[illegible]

اس ملک میں حضور کا غمخوار کون ہے
پیاسے لہو کے سب ہیں طرفدار کون ہے

۱۱۲

[illegible]

برحق ہے موت کس کو اجل سے پناہ ہے
چلتا ہوں اُس کے حکم پہ جبکی یہ راہ ہے

۱۱۳

[illegible]

پائی خبر لعیں نے ورودِ امام کی
کی پیشوائی اُس نے شہِ خاص و عام کی

۱۱۴

[illegible]

توقیر کی بہت شہِ عالی جناب کی
خلوت میں نوبت آئی سوال و جواب کی

www.emarsiya.com

۱۸۳

کہتا تھا ہر اک ہم سے ملک کے مختار ہیں
سلطان ان کا ہے جو سلطنت کے دلدار ہیں
اس [illegible] سلطنت کے سزاوار ہیں
مسند نشین [illegible] زردار ہیں

فرماتے تھے امام کہ ہے یہ کلام کیا
مظلوم کو غریب کو شاہی سے کام کیا

۱۸۴

ناگاہ [illegible] حالت [illegible] ہیں
جس سمت [illegible] اپنا [illegible] ہیں
بیٹی [illegible] کی [illegible] ہیں
ہر [illegible] ہار [illegible] ہیں

مظلوم روزگار کی غربت پہ روئیں گے
ارض و سما رضاؑ کی مصیبت پہ روئیں گے

۱۸۵

مامون نے جو سنا [illegible] کو طول
آخر [illegible] نا سزا [illegible] رسول
کہنے لگا [illegible] بول
[illegible] خلافت [illegible] قبول

زینت دو میرے بعد مری بارگاہ کو
کرتا ہوں میں خوشی سے ولیعہد شاہ کو

۱۸۶

مامون نے کہا [illegible] کیا جہاں ہے
انصاف [illegible] جہاں ہے
جان [illegible] جہاں ہے
[illegible] ہے

فرمایا سچ سمجھ اُسے جو کچھ بیاں کروں
قاتل کا نام بھی جو میں چاہوں عیاں کروں

۱۸۷

فرمایا [illegible] زار جان
میں [illegible] اپنا جہاں
[illegible] انتقال
[illegible] حال

کہنا پڑا قریب ہے ویراں ہو گھر مرا
صد پاش ہوگا زہرِ ستم سے جگر مرا

۱۸۸

[illegible] زمن
[illegible] وطن
[illegible] چمن
[illegible] بدن

ہچکی وہ موت کی وہ پسینہ جبین پر
بسمل کی طرح کروٹیں لینا زمین پر

۱۴۲۰

انکار شاہ کرتے رہے پر نہ بس چلا
ناری کلام نورِ خدا سے بہت جلا
بولا کہ ایسی باتوں پہ کٹ جاتا ہے گلا
دانستہ آپ ہوتے ہیں آفت میں مبتلا

فرمایا جبرئیل نے ترا کہنا قبول ہے
قصداً نہ ہو ہلاک حدیثِ رسولؐ ہے

۱۴۲۱

بشاش ہو گیا یہ سخن سن کے اہلِ کیں
تاریخ جشن کر کے مقرر اٹھا لعیں
آیا وہ دن تو آئے تماشے کو بدیقیں
غل تھا کہ آج ہوں گے ولیعہد شاہِ دیں

باشندے خوش تھے شہر کو گلزار دیکھ کر
دل تھے شگفتہ زینتِ دربار دیکھ کر

۱۴۲۲

وہ فاخرہ لباس وہ العبد کی پکار
خلعت کے اشتیاق میں حقدار امیدوار
خدام کے وہ غول وہ دربانوں کی پکار
خیمے وہ چوبداروں کے پٹکے وہ زرنگار

دکھلا رہا تھا فرش سماں لالہ زار کا
دھوکا تھا سائبان پہ ابرِ بہار کا

۱۴۲۳

انبار لعل و دُر کے تھے محفل کے درمیاں
دنیا کا جس میں نفع تھا اور دین کا زیاں
مسند کسی طرف کہیں دیبا و پرنیاں
وہ مخملی بساط مرصع وہ کرسیاں

آراستہ ستون وہ قصرِ سریر کے
آنکھوں میں تھے کھنچے ہوئے پردے حریر کے

۱۴۲۴

جس جا بچھی تھی مسند مامون بے وفا
آراستہ ہوئی تھی وہیں مسند رضاؑ
پہلے خلیفہ آیا مع خویش و اقربا
ابلیس شان دیکھ کے بولا کہ مرحبا

صدہا سلاح پوش تھے گرد اس لئیم کے
نیزے بلند جیسے کہ شعلے جحیم کے

۱۴۲۵

تعظیم کو کھڑے ہوئے دربار کے لعیں
مسند پہ اپنی بیٹھ گیا آ کے وہ لعیں
بعد اس کے جلوہ گر ہوئے سلطانِ مومنیں
پوشاک سبز پہنے ہوئے سروِ باغِ دیں

زیبِ کمر تھی سیف شہِ بے نظیر کی
قائم مقام تیغ جنابِ امیرؑ کی

www.emarsiya.com

١٣٢٢

کاٹھی میں اپنا ہاتھ اُدھر دوش پر تھی تیغ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پنہاں تھی سیف ضیغم شیر الٰہ کی
جس طرح مصلحت شہِ عالم پناہ کی

١٣٢٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ظاہر کیا نیام کے رنگیں حجاب نے
دامن میں شاخ گل کو لپیٹا سحاب نے

١٣٢٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خوش تھے عروج دیکھ کے دل قدرداں کے
لہرا رہے تھے سر پہ پھریرے نشانوں کے

١٣٢٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ادنیٰ سخن بھی اس میں تھا اعلیٰ کلام بھی
مامون کا بھی وصف تھا مدح امامؑ بھی

١٣٢٦

جس دم ثنائے مصحف ناطق ہوئی شروع
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غل مرحبا کا روضۂ رضواں کی سمت تھا
روئے سخن جو قبلۂ ایماں کی سمت تھا

١٣٢٧

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پرتو فگن تھے نقطے فلک کے حجاب پر
مصرع چمک رہے تھے مہِ آفتاب پر

www.emarsiya.com

[illegible]

ایسا تھا وہ سخن شہِ ذیشاں کے سامنے
جیسے کلام غیر کا قرآں کے سامنے

[illegible]

دربار وہ کہ جس میں پیمبر بھی آئینگے
پوتے کی شان دیکھنے حیدر بھی آئینگے

[illegible]

موقع یہی تھا میں بھی قصیدہ رقم کروں
کس طرح مرثیے میں یہ ساماں بہم کروں

[illegible]

نعرے ہر ایک سمت تھے روشن نگاہ کے
یاقوت و دُر اُتارے گئے سر پہ شاہ کے

[illegible]

موتی نکال وہ جو نہ نکلے ہوں آج تک
پہنچیں وہ تیرے فخر کے زیبندہ تاج تک

[illegible]

خاص امتحان آلِ نبیؐ کا مقام ہے
ابنِ معاویہ کا وہ دربارِ عام ہے

www.emarsiya.com

١٣٣٨

دربار وہ کہ جس میں تھی سجاد کی یہ شان
کوئی اسیر کہتا تھا اور کوئی ساربان
رعشہ بدن میں ضعف کی شدت لبوں پہ جان
تلووں میں خار پشت پہ دُرّوں کے تھے نشان

کپڑے پھٹے ہوئے شہ دلگیر پہنے تھے
زخمی تھے پاؤں لوہے کی زنجیر پہنے تھے

١٣٣٩

دربار میں بچھی ہوئی تھیں کتنی کرسیاں
واحسرتا مریض نے پائی جگہ کہاں
کرسی پہ خود نہ بیٹھا ہر گز وہ ناتواں
آنکھوں کے سامنے تھا سرِ ہادیٔ جہاں

جلوہ تھا زیرِ تخت پیمبر کے ماہ کا
ناپاک طشت میں تھا سرِ پاک شاہ کا

١٣٤٠

پستی میں شاہزادۂ جبریل کا تھا سر
شیشے شراب کے تھے مقامِ بلند پر
مشغولِ میکشی تھا یزیدِ زبوں سیر
لب پر تبسم اور وہ نخوت بھری نظر

زین العبا خموش تھے سر خم کئے ہوئے
بیٹھے تھے ساتھ اہلِ حرم کو لئے ہوئے

١٣٤١

کیا ستم ہے آہ عجب انقلاب ہے
یہ قدرِ خاندانِ رسالت مآب ہے
کیا سخت حال بزمِ غنا و شراب ہے
کہنے کی ہے مجال نہ سننے کی تاب ہے

• فسانہ کہ کس نتواند شنیدنش
یارب براہلبیت چہ آمد ز دیدنش

١٣٤٢

دیکھی چھڑی یزید کی اُن خشک ہونٹوں پر
جو ہو چکے تھے آپ زبانِ نبی سے تر
سمجھے نہ رن میں تابل آپ کو بد گہر
پیرا گئے تھے حرم ہوا ستم جو سر بسر

جو کربلا میں سوکھ کے خونبار ہو گئے
وہ لب جو تیرِ ظلم سے افگار ہو گئے

١٣٤٣

اس بزم میں تھا مجمع اعیار بے نسب
نامِ رسولؐ کا بھی نہ باقی رہا ادب
خوش ہو رہے تھے دشمنِ دیں جاہلِ عرب
یہ ظلم دیکھتے تھے اسیرانِ جاں بلب

واحسرتا یہ داغ بھی دل پر اٹھا لیا
زین العبا لرزنے لگے سر جھکا لیا

۴۴۴

اولادِ مرتضیٰ پہ ہمیشہ رہی جفا
مامون ملتفت جو ہوا جانبِ رضا
یہ بھی تھا ایک مکر نتیجہ تھا اس کا کیا
وہ سیدِ غریب کجا سلطنت کجا
محفوظ کب رسول کے پیارے کی جان تھی
لیکن وہی یہ کرتے تھے جو ان کی شان تھی

۴۴۵

جاری تھا بحرِ فیضِ دل و جانِ بوتراب
سرچشمۂ کرم سے عدو بھی تھے کامیاب
پر جب اتفاق ہوا شورِ قحطِ آب
مرجھا گئے درخت زراعت ہوئی خراب
پانی کی ایک بوند کو مٹی ترستی تھی
گلزار و دشت و کوہ پہ حسرت برستی تھی

۴۴۶

غنچے تھے شاخسار پہ مانندِ خار خشک
پھیلا تھا رنگ زرد ہوئے سبزہ زار خشک
جھیلیں بھری تھیں خاک سے ہر آبشار خشک
چشمے تھے صورتِ دہنِ روزہ دار خشک
پانی شجر جو مانگتے تھے لاکھ جاہ سے
سوکھا جواب ملتا تھا بختِ سیاہ سے

۴۴۷

گرد اُڑ رہی تھی پر تھا دودِ جگر کا گماں صاف
کہتے تھے برگ کہہ نہیں سکتی زباں صاف
بربادیٔ زمیں کے عیاں تھے نشاں صاف
معدوم ابر ۔ گرم ہوا ۔ آسماں صاف
برسا رہی تھی آگ کرن آفتاب کی
ہر دم تھی طائروں میں پکار آب آب کی

۴۴۸

نام ابر کا چمن میں نہ تھا برق کا نشاں
چمکیں اگر تو آہِ عنادل کی بجلیاں
پانی کا تھا یہ قحط گلستاں میں الاماں
آنسو نہ نکلے بلبلیں کرتی رہیں فغاں
پژمردہ نونہال ۔ ریاحین باغ خشک
غنچوں کے دل تھے خشک گلوں کے دماغ خشک

۴۴۹

یہ ضعف تھا چمن کا نہ ارماں نکل سکا
سبزہ نہ فرشِ خاک پہ کروٹ بدل سکا
پتا جو لڑکھڑایا نہ ہرگز سنبھل سکا
قسمت کے آگے زورِ صبا کا نہ چل سکا
لالے کے خونِ خشک میں رنگت تھی نیل کی
نرگس میں خشکی آ گئی چشمِ بخیل کی

www.emarsiya.com

۱۴۹

[illegible] بلبلوں کو گریہ زاریاں ہیں
فصلِ خزاں [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

طاقت نہیں ہے صبر کی باقی کہاں ہے تو
برہم ہے بزمِ عیش کی ساقی کہاں ہے تو

۱۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نفرت رہی تجھے جو ہمارے سوال سے
کہنا پڑے گا ساقیٔ کوثر کے لال سے

۱۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ان سختیوں کو دیکھ تو ہے کس پہاڑ پر
سیمرغِ قافِ قدرتِ حق تھا اپنے جھاڑ پر

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آفت کا سامنا ہے نزولِ عذاب ہے
یہ سال حق میں اہلِ عجم کے خراب ہے

۱۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میخانۂ جہاں نہ رہے گریہ مے نہ ہو
اک قدرتِ خدا کے سوا کوئی شے نہ ہو

۱۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مقبول ہے امام خوش القاب کی دعا
جمعے کو چاہیے طلبِ آب کی دعا

www.emarsiya.com

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آ ئے وہ دن تو حکمِ نبی پر عمل کروں
چاہے اگر خدا تو یہ مشکل میں حل کروں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کاظم کے نونہال کا علم و ہنر کھلا
مُنہ کیا کھلا حدیقۂ رحمت کا در کھلا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منبر پہ جلوہ گر شہ گردوں نشیں ہوئے
خطبے کے بعد صرفِ دعا شاہ دیں ہوئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بانی ہے جسکے نام کا پہچانتا ہوں میں
حصہ تمہارا اس میں نہیں جانتا ہوں میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بڑھتا گیا سرور وہ ٹھنڈک ہوا کی تھی
کالی گھٹا کے پردے میں رحمت خدا کی تھی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بادل وہ جانے والا جہاں تھا بتا دیا
اُس شہر کا بھی علم کے ورثے پتا دیا

۱۴۶۲
دس مرتبہ ہر ایک نے دیکھا یہی سماں
یاں تک کہ آشکار ہوا ابر گیارہواں
گوہر فشاں ہوا شرفِ ہفت آسماں
آگاہ ہو یہ ابر ہے برسے گا جو یہاں

بحرِ عطا ہے جوش پہ حمد و ثنا کرو
اب راہ لو مکاں کی شکرِ خدا کرو

۱۴۶۳
گھبرانے کا مقام نہیں ہے یہ حکمِ رب
بارش ہو جب گھروں میں پہنچ جائیں لوگ سب
ہمراہ ان کو لے کے پھرے شاہِ خوش لقب
سلطانِ دیں غریبِ عجم۔ سرورِ عرب

بندے پکارے شک نہیں خالق کی شان میں
بارش ہوئی شروع جو پہنچے مکان میں

۱۴۶۴
شور وہ ابر کا وہ نقیبانہ بانگِ رعد
کالی گھٹا پہ صدقے ہو لیلائے شب کی جعد
بدساعتیں گذر گئیں آ پہنچا وقتِ سعد
گھر گھر منائے عیش و طرب حسرتوں کے بعد

کرتی تھی خلق خالقِ ارض و سما کا شکر
جاری زمیں پہ آب زباں پر خدا کا شکر

۱۴۶۵
اوجِ زمیں کی فوقِ سما پر ہوا بلندی
کیسا سپہرِ عرشِ عُلا پر ہوا بلندی
رحمت کی خیمہ گاہ بالا پر ہوا بلندی
اعجازِ شاہِ دیں کی ہوا پر ہوا بلندی

وہ رنگ چرخ لطف وہ مینہ کی پھوار کا
تیار ہو رہا تھا مرقع بہار کا

۱۴۶۶
وارفتۂ کرشمۂ قدرت ہوائیں تھیں
یا مرسل الرّیاح کی ہر سو صدائیں تھیں
مشغولِ سیرِ ملکِ خراساں گھٹائیں تھیں
بیتاب دل تھے برق کی ایسی ادائیں تھیں

غل تھا خوشی کا دور تہِ چرخِ پیر ہے
بجلی کی ضو تبسمِ ابرِ مطیر ہے

۱۴۶۷
رستے خوشی کے وادیٔ پرخار میں کھلے
انبار خاک کے جو لگے تھے سبھی گھلے
مرغابیوں کے وہ طرب انگیز غلغلے
ٹوٹے پھپھولے دل کے اُٹھے ایسے بلبلے

بھاگی بلا۔ حبابوں کا لشکر جو ڈٹ گیا
غم کا پہاڑ موجوں کی تیغوں سے کٹ گیا

www.emarsiya.com

۱۰۳

[illegible]

پانی کہے کوئی چمن روزگار میں
ایسی ہی شراب ہے فصلِ بہار میں

۱۰۴

[illegible]

رفعت یہ پائی کوہ کی راہوں پہ چڑھ گئے
دریا چھلک چھلک کے نگاہوں پہ چڑھ گئے

۱۰۵

[illegible]

حاکم ترا ہے رونقِ بزم ہے علیؑ
سردار ساقیانِ اولوالعزم ہے علیؑ

۱۰۶

[illegible]

حوضِ لطیف سینۂ بے کینہ بن گئے
تنکے گرے تو جوہرِ آئینہ بن گئے

۱۰۷

[illegible]

خالی جگہ تھی جن کی وہ گل کھلنے والے ہیں
بادِ صبا سے بچھڑے ہوئے ملنے والے ہیں

۱۰۸

[illegible]

جلوہ خدا کی شان کا کیا کیا نظر پڑا
قطرہ نہ تھا جہاں وہاں دریا نظر پڑا

۱۳۴۴

میلے لباس شاخوں کے باراں نے دھو دیے
پتّے جو خشک تھے پئے نرمی بھگو دیے
قطروں نے تخمِ نور خیاباں میں بو دیے
سنبل کی بانکی زلف میں موتی پرو دیے
باچھیں کھلیں جو مژدۂ فضلِ خدا دیا
نہلا دُھلا کے لالے کو دولہا بنا دیا

۱۳۴۵

کی قمریوں پہ موسمِ گل نے نگاہِ شوق
پھولوں کے ہار بن گئے گردن میں تھے جو طوق
انگڑائیوں وہ سرو کی وہ میکشی کا ذوق
تھالے بھرے ہوئے خمِ صہبا پہ جا و فوق
پیاسی زمین قلزمِ رحمت سے چھک گئی
خشکی پہ ابرِ سرد ہوا جو دھڑک سا گئی

۱۳۴۶

ذرّوں کی آنکھیں دیکھتی تھیں شانِ کردگار
حیراں تھا صحنِ باغ میں بیٹھا ہوا غبار
کیا نہروں کی اُمنگ تھی کیا جوشِ آبشار
فوّارے مست اُٹھتی جوانی کی وہ بہار
تھی دھوم عالم اور چمن کی فضا کا ہے
جو کچھ ہے سب یہ رنگ دعائے رضا کا ہے

۱۳۴۷

شہرہ ہوا امامِ دو عالم کا شہر شہر
کہتے تھے سب یہ پھول ہے سرتاجِ باغِ دہر
امرت ہے اسکا عشق عداوت ہے اسکی زہر
سیدؑ کے دشمنوں پہ ہو نازل خدا کا قہر
دولت یہ ہے رسول کی نعمت خدا کی ہے
نامِ خدا ابھی تو صفت اولیا کی ہے

۱۳۴۸

جو صاحبِ یقیں تھے بڑھا انکا اعتقاد
حضرت سے خار کھانے لگے بانیٔ فساد
رکھتے تھے خاندانِ رسالت سے جو عناد
اُن حاسدوں کے دل کی کدورت ہوئی زیاد
کہتے تھے انکے واسطے جاہ و حشم کہاں
آلِ نبی نے کی جو حکومت تو ہم کہاں

۱۳۴۹

مامون شاہِ دیں کا بظاہر تھا قدرداں
باطن میں بغض رکھتا تھا حضرت سے بدگماں
اس کا سبب یہ تھا کہ شہنشاہِ انس و جاں
لاتے نہ تھے کلامِ خوشامد کا درمیاں
ہرگز نہ امرِ دیں میں وسواس کرتے تھے
حق بات کہنے میں نہ کبھی پاس کرتے تھے

www.emarsiya.com

١٢٨٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بولے رضاؑ کہ اس میں رضائے خدا نہیں
ہو دوسرا شریک عبادت روا نہیں

١٢٨١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس طرح رفتہ رفتہ وہ بیزار ہو گیا
مہماں کو زہر دینے پہ تیار ہو گیا

١٢٨٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رستے میں دردمند مسیح زماں ہوئے
آثارِ زہر گل سے بدن پر عیاں ہوئے

١٢٨٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیحال بے دیار ہوا اس دیار میں
آئے مدد کو عقدہ کشا احتضار میں

١٢٨٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تحنیت جگر کے غم میں حسنؑ کو نہ ہوش تھا
آگاہ رنجِ زہر سے وہ سبز پوش تھا

١٢٨٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گریاں جفائے بانیِ بیداد سے چلے
کاظمؑ پسر سے ملنے کو بغداد سے چلے

www.emarsiya.com

۱۲۸۶

شیعوں کا پیشوائے اہم دلبر رضا
نام خدا۔ سمی محمد قمر لقا
جسکا لقب جواد ہے روحی لہ الفدا
برحق امام خلق۔ تقی ہے شہ اتقیا
در پردہ آیا نزد پدر رونے کے لئے
حضرت کا جانشین و وصی ہونے کے لئے

۱۲۸۷

تسلیم کرکے بیٹے کو اسرار کردگار
عازم ہوئے بہشت کے آقائے نامدار
درد جگر سے روح تھی قالب میں بیقرار
پہلو میں دل تھا زہر کی تاثیر سے فگار
سوجا ہوا تھا سب تن اقدس حضور کا
گھٹنا اجل کے صدمے سے آنکھوں کے نور کا

۱۲۸۸

روز وفات کا ہے رقم اس طرح کا حال
آنکھیں تھیں بند شاہ کو تکلیف تھی کمال
تھا وارث خلیل وہ مقبول ذوالجلال
خوان کرم وسیع سخاوت تھی بے مثال
اللہ رے خلق سب کو بٹھاتے تھے اپنے ساتھ
کھانا ملازموں کو کھلاتے تھے اپنے ساتھ

۱۲۸۹

اس روز غش سے آنکھ کھلی جب امام کی
بعد نماز ظہر کو مدت گذر گئی
کیا وجہ آج کھانے پہ راغب نہیں کوئی
خادم سے کی یہ عرض کہ اے دلبر نبی
خواہش کسی کو خاک ہو آب و طعام کی
سب مر رہے ہیں دیکھ کے حالت امام کی

۱۲۹۰

بیٹھا سنبھل کے وارث اعجاز انبیا
بچھوا کے خوان جلد غذا کو طلب کیا
کھانا کھلایا سب کو اس اخلاق کے فدا
فرمایا عورتوں کے لئے بھیجو غذا
تعمیل کی غلاموں نے حکم حضور کی
پھر آنکھیں بند ہو گئیں خالق کے نور کی

۱۲۹۱

رونے لگے غلام اٹھا شور آہ آہ
گھبرا کے نکلا قصر سے ماموں روسیاہ
سب عورتیں بھی ساتھ تھیں با حالت تباہ
روتا تھا ڈاڑھیں مار کے مکار پُر گناہ
مظلوم کے قریب جو اہل جفا گیا
تھے نزع میں جناب مگر ہوش آ گیا

www.emarsiya.com

۱۱۹۲

بدبخت رو کے کہنے لگا اے شہِ امم
دو غم ہیں مجھ کو ایک نہیں دوسرے سے کم
اک رنجِ فرقتِ شہِ دیں رونقِ عجم
ہے خوفِ اتہام یہ ہے دوسرا الم
ایسا نہ ذکر ہو کہ جفا سے کیا شہید
مامون نے رضاؑ کو دغا سے کیا شہید

۱۱۹۳

آہستہ اُس سے کہنے لگا شاہِ بیکساں
رہنام سے یتیم تھی پر تو نہ مہرباں
کلّے کی انگلیوں کو ملا کر کیا بیاں
تیری اور اُس کی عمر کا ہے اک یہی نشاں
دو انگلیوں کے ملنے میں کچھ رمز کب نہیں
عمرِ دو روزہ کا ہو اشارہ عجب نہیں

۱۱۹۴

یہ کہہ کے چپ ہوئے تو نہ پھر کچھ کیا سخن
آواز بند ہو گئی ٹھنڈا ہوا بدن
اُس جسمِ نیلگوں کو ہوئی خواہشِ کفن
آنکھیں کبھی پھرائیں تو کھولا کبھی دہن
دم رُک سا کے سینے میں شہِ ذیجاہ کے کھنچا
کھینچی جو آہ دل طرفِ اللہ کے کھنچا

۱۱۹۵

تھوڑی سی رات گذری تھی ڈوبا جو وہ قمر
شیعوں کے رہنما نے جہاں سے کیا سفر
آثارِ حشر آنے لگے ہر طرف نظر
غربت پہ بیوطن کی ملائک تھے نوحہ گر
جن رو رہے تھے غم تھا مصیبت نصیب کا
اوجِ ہوا پہ شور تھا ہائے الغریب کا

۱۱۹۶

وہ وقت آ گیا کہ ہوئے قدب آب آب
میّت کا غسل ہونے لگا روئے شیخ و شاب
پنہاں ہوا کفن میں دل و جانِ بوتراب
برجِ شرف کا چاند ہوا داخلِ سحاب
رستے بھرے تھے ماتمیوں کے ہجوم سے
تابوت اٹھا غریبِ خراساں کا دھوم سے

۱۱۹۷

جن عورتوں کے عقد کو گذری تھی ایک شب
لیکے شوہروں سے اجازت چلیں وہ سب
روتی تھیں ساتھ ساتھ جنازے کے باادب
جہاں تھا اُن کا محسنِ اُمّت شہِ عرب
ایسا کبھی کسی کا جنازہ اُٹھا نہ تھا
ملکِ عجم تھا وادیِ کرب و بلا نہ تھا

۱۴۹۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کس کا سہارا تھا بدنِ پاش پاش کو
بے بے بلا تھا تیروں کا تابوت لاش کو

۱۴۹۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیکس نہ رونے پاتے تھے لاشے پہ شاہ کے
دُرّے بلند ہوتے تھے ہمراہ آہ کے

۱۵۰۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہنچی مقامِ دفن پہ میّت امامؑ کی
کھودی گئی لحد شہِ عالیمقام کی

۱۵۰۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مقصد جو تھا دعا سے وہ ارشاد کر گئے
حالاتِ قبر کہہ کے جہاں سے گذر گئے

۱۵۰۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پانی میں چھوٹی چھوٹی نظر آئیں مچھلیاں
مردم تھے غرقِ فکر اُبھر آئیں مچھلیاں

۱۵۰۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اک فاقہ کش کا بخشا ہوا رزق پا گئیں
روٹی کے ٹکڑے مچھلیاں چن چن کے کھا گئیں

www.emarsiya.com

۱۵۰۴

اک ماہی بزرگ ہوئی اتنے میں عیاں
ان مچھلیوں کو کھا گئی وہ ماہیٔ کلاں
پانی پہ ہاتھ رکھ کے ابوالصلت خوش بیاں
پڑھنے لگا دعا تو وہ ساماں ہوا نہاں

سلطانِ بحر و بر کی لحد خشک ہو گئی
مٹی مہک کے رشکِ دہ مشک ہو گئی

۱۵۰۵

دشمن پہ آشکار ہوئی شانِ کارساز
اللہ جانے کیا یہ اشارہ تھا کیا تھا راز
جسدم درست ہو گئی قبرِ شہِ حجاز
مردم ہوئے جنازہ پہ آمادۂ نماز

ظاہر میں اپنا اپنا سبھی کر رہے تھے کام
باطن میں دفن شہ کا تقیؑ کر رہے تھے کام

۱۵۰۶

سینے سے اپنے جھک کے لگایا مزار کو
بیکس کی قبر سونپ دی پروردگار کو
پابندِ صبر کر کے دلِ بیقرار کو
پڑھ کر نماز دفن کیا بے دیار کو

عالم میں ہے کچھ اور ہی صورت امامؑ کی
دفنِ امام میں ہے ضرورت امامؑ کی

۱۵۰۷

حکمِ خدا یتیم کو لایا تھا طوس میں
شہ کا وصی مدینے سے آیا تھا طوس میں
آنکھوں سے بحرِ اشک بہایا تھا طوس میں
عمامہ اپنے سر سے گرایا تھا طوس میں

چہرہ تھا زرد خون بدن کا گھٹا ہوا
زلفوں پہ خاکِ قبر گریباں پھٹا ہوا

۱۵۰۸

مرقوم ہے زبانِ معمّر سے حالِ زار
اُس کا بیان ہے کہ مدینے میں یکبار
حاضر تھا بارگاہِ تقیؑ میں یہ جاں نثار
مجھکو ملا یہ حکم اُٹھو جلد ہو سوار

پوچھا کہاں کا قصد ہے قرباں جاؤں میں
آنکھوں میں اشک بھر کے کہا کیا بتاؤں میں

۱۵۰۹

فوراً ہوا میں رہبرِ عالم کا ہم رکاب
صحرا میں آ کے تھم گئے شاہِ فلک جناب
فرمایا تم کھڑے رہو آتا ہوں میں شتاب
غائب ہوا وہ برجِ امامت کا آفتاب

دیکھا یہ تھوڑی دیر میں تشریف لاتے ہیں
اپنی جگہ یہ سمتِ خراساں سے آتے ہیں

www.emarsiya.com

۱۵۱۰

کی عرض ابن الرضا سے قمر آسمان دیں
حضرت کہاں ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

واحسرتا میں دفن کر آیا امامؑ کو
اپنے پدر مسافرِ دارالسلام کو

۱۵۱۱

بس مومنو ضمیر نے مجلس تمام کی
[illegible] امام کی
[illegible] عالی مقام کی
[illegible] امام کی

اہلِ عزا کا قبرِ نبیؐ پر ہجوم ہے
پھر ہاشمی محلے میں ماتم کی دھوم ہے

۱۵۱۲

دو روز رہ کے خانۂ سلطانِ مومنین
[illegible] حسین
[illegible]
[illegible]

عابدؑ کی طرح شکرِ خدا کرتے ہیں تقیؑ
اُمت پہ رحم کر یہ دعا کرتے ہیں تقیؑ

جزو یازدہم

در حالِ حضرت امام محمد تقی

علیہ السلام

مطلع

۱۵۱۳

ابن الرضا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بدخواہ کہتے اُس قمرِ مرتضیٰؑ کے تھے
تھا اک چراغ سیکڑوں جھونکے ہوا کے تھے

۱۵۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل کی مراد صاحبِ اخلاص کو ملی
بحرِ کرم کی تہ نہ غواص کو ملی

www.emarsiya.com